سوات کی جعلی وڈیو اور چکنے گھڑے

کاشف حفیظ صدیقی

ثانیہ مرزا، شعیب اور عائشہ صدیقی کے تکون میں اور اس سے وابستہ میڈیا کے شور نے معاشرے کے کئی اہم ایشوز کو پس پشت ڈال دیا۔ کئی بے حجاب ہوتے چہروں پر نقابیں پڑ گئیں اور کئی ایک نے سکھ کا سانس لیا کہ ان کے حوالے سے وہ واویلا نہیں ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔

اس اثناء میں ایک ایسی چیز منظر عام پر آئی کہ جس نے کئی غازہ بھرے بدنما چہروں کی بدصورتی نمایاں کردی اور ان کی کریہہ تصویر معاشرے کے سامنے آگئی۔ پیر 29 مارچ کو ایک انگریزی اخبار میں یہ خبر آئی کہ سوات میں کوڑے مارے جانے والی وڈیو جعلی تھی۔ سوات کے رہائشی جس نے یہ وڈیو تیار کی تھی بتایا کہ آپریشن راہ راست شروع ہونے سے پہلے اسے یہ وڈیو تیار کرنے کے لئے 5 لاکھ کی رقم دی گئی تھی۔ یہ رقم اس کو ایک این جی او "Ethnomedia" نے فراہم کی۔ ذرائع کے مطابق اس عورت کو بھی ایک لاکھ کی رقم دی گئی تھی اور اس کے ساتھ کے بچوں کو 50,50 ہزار کی رقم فراہم کی گئی تھی۔ اطلاعات کے مطابق یہ تمام لوگ حکام کی تحویل میں ہیں۔ علاقہ کمشنر نے بھی اس امر کی تصدیق کردی ہے۔

وہ این جی او جس نے اس وڈیو کی تشہیر کی اس کی پشت پر معروف خواتین کی حقوق کی علمبردار ثمر من اللہ اور طاہرہ عبداللہ ہیں، ثمر من اللہ معروف قانون دان اطہر من اللہ کی صاحبزادی ہیں اور وڈیو فلم میکر بھی ہیں۔ ان حقائق کے منظر عام پر آنے کے بعد ملک کی نام نہاد، حقوق کی علمبردار این جی اوز کا اصل چہرہ سامنے آگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وڈیو نے ملک کے امیج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ پاکستان اور اسلام کا بین الاقوامی امیج داغدار کیا گیا۔ کچھ تو اس قدر جری ہوگئے کہ اسلامی دفعات کو ہی ظالمانہ کہنے لگے۔ سوات کا وہ معاہدہ جو وادی میں امن کی نوید لے کر آیا تھا، کو روشن خیال اور لبرل طبقے کی سازشوں اور خود فریقین کی بے صبری، عجلت اور بے حکمتی نے تباہ کردیا، اس وڈیو کے منظر عام پر آنے کے بعد ملک کا سیکولر اور لادین طبقہ تو گویا دین پر پل پڑا اور برملا کہنے لگا کہ اسلام اور پاکستان ساتھ ساتھ نہیں

چل سکتے، ہم کو پتھروں کے دور میں لے جایا جارہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس نام نہاد وڈیو کی حقیقت سامنے آتے ہی، جیسے ہی ان این جی اوز پر انگلیاں اٹھنے لگیں، لبرل طبقے اور اس کے حواری ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سینہ تان کر سامنے آگئے۔ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ وڈیو جعلی ہو مگر کیا اس طرح کے واقعات سوات میں عام نہیں تھے، پاک ٹی ہاؤس نامی ویب سائٹ پر رضا رومی نے سوات کے کسی زبیر نامی صحافی کو ایک تحریر نقل کی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ایک سال بعد اس وڈیو کو جعلی قرار دینے سے کچھ اہم سوالات سامنے آتے ہیں۔ مثلاً اس وڈیو کے جعلی ہونے سے فوج کی کامیابیوں پر حرف آتا ہے جس نے ایک سال کی طویل جدوجہد کے بعد سوات کو صاف کروایا ہے۔ دوم، یہ کوشش ہے کہ سوات کے عوام واپس عسکریت پسندی کی طرف لوٹ جائیں۔ سوم، اس وڈیو کے منظر عام کے بعد این جی اوز کو لعنت ملامت کی جارہی ہے جو سوات میں بقول ان کے ریلیف کا کام کررہی ہیں۔ چہارم، یہ حقیقت ایک سال بعد سامنے آئی اس کو تو ابتدا ہی میں سامنے آجانا چاہئے تھا۔ آخری سوال یہ ہے کہ یہ فرد کون ہے جس نے اقرار کیا ہے، زبیر کا اپنے صحافی دوستوں کے حوالے سے کہنا ہے کہ ان کو اس حقیقت کے منظر عام پر آنے سے سازشوں کی بو آرہی ہے۔ یعنی یہ وہی سوال ہے جو ہم ایک سال پہلے کررہے تھے کہ یہ خاتون کون ہیں اور یہ بچے کون ہیں اور آج لبرلز یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہ فرد کون ہے جس نے اقرار کیا ہے، شاید اس کو مزید رقم چاہئے۔

اسی دوران 4 اپریل کو ڈیلی ٹائمز میں ثمر من اللہ جن پر اس جعلی وڈیو کی تشہیر اور کسی حد تک امداد کا الزام ہے۔ اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے ایک مضمون لکھتی ہیں کہ "ایک ایسا وقت جب پورا ملک عسکریت پسندوں کی زد پر تھا، میں نے اپنی جان پر کھیلتے ہوئے اس وڈیو کو ملک میں رہنے والوں کے لئے مرکز نگاہ بنایا۔ میرا کردار اس کے علاوہ کچھ اور نہ تھا کہ میں نے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔ میں نے جس چیز کا اضافہ کیا ہے وہ اس کام کی مذمت کا ہے۔ اس وڈیو کے بعد پاکستان کے عوام سڑکوں پر آگئے تا کہ کوئی دوسری لڑکی اس کا شکار نہ ہوسکے۔ میں گزشتہ 15 سال سے عورتوں کے حقوق کی آواز بلند کررہی ہوں اور ایسا کرتی رہوں گی، میں عورتوں کے خلاف ہر قسم کے تشدد کے خلاف ہوں۔ ایک روزنامہ کے مطابق خودکش بم دھماکے کرنے والے میری تلاش میں پھر رہے ہیں۔ میں پھر بھی نہیں ڈری۔"

ثمر من اللہ کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام لوگ جو آرام دہ صوفے پر بیٹھے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس قدر کوڑے کھانے کے بعد وہ کیسے چلتی بنی تو ان کے لئے کالا محلے کے ایک رہائشی کا یہ بیان کافی ہے کہ "میں نے کوڑے مارتے ہوئے خود دیکھا تھا اور اس واقعے کے ظہور پذیر ہونے میں کوئی شک نہیں۔" جو کہ ایک مقامی انگریزی اخبار میں شائع ہوا۔ "گواہ نے مزید بتایا کہ اس وقت 150 دیہاتی اور 200 عسکریت پسند موجود تھے۔ یہ دیہاتیوں کے لئے ایک صدمہ تھا مگر عسکریت پسندوں کی موجودگی میں وہ لاچار و بے یار و مددگار تھے۔"

ثمر من اللہ نے عزم کا اظہار کیا کہ ''جہاں تک میرا تعلق ہے میں ان لوگوں کو چیلنج کرتی رہوں گی، جو سیاست اور طاقت کے لئے اسلام کا غلط استعمال کریں گے۔ میں اپنی آواز ان افراد اور جماعتوں کے خلاف اٹھاتی رہوں گی جو میرے مذہب کو نفرت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ میں ان سازشوں اور پروپیگنڈے کو واضح اور چیلنج کرتی رہوں گی جو میرے لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے ہے۔'' ثمر من اللہ نے مسلم خان کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا جس میں وہ اس واقعے کو تسلیم کرتے نظر آتے ہیں۔

قارئین! لبرل لابی کا یہ بھی کہنا ہے کہ چلئے تسلیم کرلیں کہ یہ وڈیو جعلی ہے مگر یہ علامت تھی ان بے شمار واقعات کی جو سوات کے علاقے میں ظہور پذیر ہوئے لیکن منظر عام پر نہ آسکے۔ ہم نے انٹرنیٹ پر لبرل طبقے کو دیکھا کہ وہ ثمر من اللہ کی مکمل سپورٹ کررہا ہے اور اس انکشاف کے باوجود دھوکا دھوکا ہی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ یکجہتی کے طور پر کھڑا ہے۔

اس وڈیو کے جعلی ہونے پر تبصرہ کرنے سے پہلے ہم یہ عرض کرنا چاہ رہے ہیں کہ ہم کچھ حقائق سمجھ لیں سب سے پہلے تو یہ جان لیں کہ اوباما انتظامیہ نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اب کی امریکی امداد حکومت اور اس کے اداروں کو کم اور سول سوسائٹی و این جی اوز کو زیادہ دی جائے گی۔ پاکستان کے امریکی سفارت خانے کے ماہانہ رسالے ''خبر ونظر۔ "News & views" کے فروری کے شمارے میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن پاکستانی تاجروں سے خطاب میں واضح طور پر کہہ رہی ہیں کہ ''پاکستان میں ایک مضبوط اور متحرک سول سوسائٹی اور صنعتی شعبہ موجود ہے۔ پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسی واضح ہے کہ پاکستان کے داخلی اور خارجی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے حقیقی اشتراک عمل قائم کیا جائے اس کام کے لئے ہمیں پاکستان کے تاجروں اور سول سوسائٹی کی فعال مدد کی ضرورت ہے۔''

اس طرح آنے والے برسوں میں این جی اوز کو مختلف مدات میں ایک خطیر رقم ملنے والی ہے۔ اس مقصد کے لئے ان کو اپنے آپ کو زیادہ جرأت مند، فعال، درددل رکھنے والی، زیادہ لبرل، زیادہ روشن خیال، ترقی پسند، زیادہ امریکی عزائم کی خیر خواہ، امریکی پالیسیوں کی مدح سرا اور زیادہ غریب مخالف، روایت کش اور زیادہ جری ثابت کرنا ہے اور وہ اس کے لئے تلی ہوئی ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ سوات میں امن معاہدے کے بعد لبرل اور سیکولر طبقہ کس قدر پریشان تھا اور امریکہ کی قدر برافروختہ تھا۔ اور پھر اس امن کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے کے دوران اس طرح کی فلم دکھا کر مقاصد گویا اور آسان کرلئے گئے۔ اسلام ایک سخت گیر مذہب کے طور پر سامنے آیا، جس میں عورت کی کوئی عزت نہیں تھی۔ گویا وہ جبر کا شکار ہے۔ اس طرح پاکستان اور اسلام دونوں بدنام۔ اور ان این جی اوز کے مذموم مقاصد اور اہداف مکمل۔

ثمر من اللہ کا یہ بھی کہنا تھا کہ طالبان کے نمائندے مسلم خان نے بھی اس وڈیو کی تصدیق کی تھی۔ قارئین! امریکہ کا دورہ کرچکنے والے مسلم خان کے حوالے سے کئی باتیں بحث طلب ہیں۔ ہر دھماکہ اور ہر تخریب کاری کو تسلیم کرنے میں

جلد بازی میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ان کی باتوں میں شدید تضاد تھا اور جنگ کے دوران جہاں دوسرے لوگ شہید ہوگئے یا ہلاک ہوگئے۔ موصوف بحفاظت گرفتار کر لئے گئے۔ہم یہ بات بھی بارہا انہی کالمز میں عرض کر چکے ہیں کہ سوات اور شمالی علاقوں میں اس وقت سات ممالک کی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ بھارت اپنی تمام مذموم سازشوں کے ساتھ موجود ہے۔افغانستان میں شمالی اتحاد موجود ہے جو طالبان کے دور سے آپ کے مخالف ہیں، روس کس طرح اپنی شکست بھول سکتا ہے۔امریکہ آپ کا دوست ہے کب؟ ناٹو افواج آپ کے دشمنوں کو امداد دے رہی ہیں۔ ایران کی سرحد پر امریکی فوج موجود ہے وہ لاتعلق کیسے رہ سکتا ہے، چین بھی خاموشی سے یہ سب نہیں دیکھ رہا۔اوپر سے ڈرون حملے جو شہدا کے پسماندگان کی انتقام میں ڈوبی ایک نسل تیار کر چکے ہیں۔ان کو جدید ہتھیار اور مواصلات کے ٹول دے کر افواج پاکستان کے خلاف سرگرم کر دیا گیا ہے۔آپریشن کے دوران مارے جانے والے کتنے ہی جنگجوؤں کے ختنے تک نہیں ہوئے تھے۔ان کو مقامی زبان ہی نہیں آتی تھی۔ یہ خبر بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ نوعمر لڑکوں کو سب سے پہلے امریکی مظالم پر مبنی وڈیو دکھائی جاتی ہے۔ایک پکڑے جانے والے نوعمر خودکش بمبار نے تو یہ بھی بتایا کہ اسے رات کو اندھیرے میں کسی عورت کو بھی دکھایا گیا اور بتایا گیا کہ تم کو جنت میں حوریں ملیں گی جو اس سے کہیں زیادہ عمدہ ہیں اور جب وہ کارروائی کے لئے جا رہا تھا تو ڈرائیور خالی روڈ پر گاڑی زگ زیگ چلانے لگا اس نے وجہ پوچھی تو ڈرائیور کہتا ہے کہ راستے میں حوریں کھڑی ہیں میں ان سے گاڑی بچاتا ہوا لے جا رہا ہوں۔ یہ کام کون سے اسلام کے پیروکار کر سکتے ہیں۔خودکش حملوں کے حوالے سے متفقہ فتوے موجود ہیں۔ان دہشت گردوں کے ہاتھوں تو علمائے کرام بھی شہید ہوئے ہیں۔ یہ سب را، موساد اور سی آئی اے کا مشترکہ کام ہے تاکہ عالم اسلام کی واحد جوہری قوت کمزور ہو سکے۔

مگر ہوا یوں کہ اس وڈیو نے اسلام کے تصور اور اس کی تعلیمات کو ناقابل بیان نقصان پہنچایا، جبکہ یہ این جی اوز اور اس کے ٹھیکیدار تو اپنی اے سی گاڑیوں میں گھومتے رہے اور میک اپ زدہ چہروں کے ساتھ تصاویر کھنچواتے رہے۔

جب ان WPP یعنی Well placed people کی وجہ سے IDP یعنی Internal Displace People کا مسئلہ سامنے آیا تو نمائشی کام کے علاوہ تو یہ کہیں بھی نہیں تھے۔اس وقت ان کیمپوں میں کون خدمت انجام دے رہا تھا۔کون ان کو دل سے لگا کر ان کی خبر گیری کر رہا تھا۔ یہ تمام کے تمام مذہبی جماعتوں کے کارکن اور دینی مدارس کے طلبا تھے۔

ثمر من اللہ واضح طور پر اپنے عزم میں اسلامی قوتوں کو مطعون کر رہی ہیں۔ وہ ان کے خلاف جدوجہد کو اپنا نصب العین قرار دے رہی ہیں مگر یاد رکھئے کہ آپ کی تمام تر کوشش کے باوجود یہ ملک سیکولر قوتوں کے ہاتھوں بلیک میل نہیں ہو سکتا۔ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ثمر من اللہ اپنی وڈیوز میں مذہب کو ایک خاص نقطہ نظر سے دکھاتی ہیں۔ان کی سپورٹ میں لبرل طبقے کے نمائندے سامنے آتے ہیں جو پاک ٹی ہاؤس پر پیپلز پارٹی، مسلم لیگ، اے این پی اور دیگر جماعتوں

پر اس لیے دانت پیس رہے ہیں کہ 18 ترمیم میں آخر یہ بات کیوں نہیں رکھی گئی کہ ملک کا صدر اور وزیر اعظم غیر مسلم بھی بن سکتا ہے، ان کے نزدیک تو مذہب خود ہی تمام مسائل کی جڑ ہے، ان کی whistle اسی وقت بجتی ہے جن کہیں دین کے نفاذ کی بات ہو، جہاں کہیں اسلامی حقوق دیے جانے کی بات ہو، ورنہ ان کے منہ پر تالے ہی پڑے ہوتے ہیں، یعنی ملک کی 97 فیصد مسلم آبادی کے ملک میں 3 فیصد سے غیر مسلم حکمران۔ وہ یہ بات کہتے ہوئے بھول جاتے ہیں کہ امریکہ میں بھی کوئی غیر عیسائی امریکی ریاست کا سربراہ نہیں بن سکتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان افراد کی ذہنی کیفیت کیسی ہے یا ان کو کسی نفسیاتی علاج کی ضرورت ہے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ سوات ویڈیو کی حقیقت کی منظر کشائی ایک انگریزی اخبار نے کی ہے اور آج اکثر انگریزی اخبار جو اس جعلی ویڈیو کو بنیاد بنا کر اسلامی تعزیرات کے خلاف صف آراء ہو چکے تھے، بجائے شرمندہ ہونے کے ڈھٹائی کے ساتھ ثمر من اللہ کا موقف پیش کر رہے ہیں یعنی مکمل طور پر چکنے گھڑے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ چیف جسٹس صاحب اس مسئلے پر ذاتی توجہ دیں گے اور تحقیق کریں گے کہ یہ ویڈیو کس نے بنائی، کس نے بنوائی، کس نے فنانس کیا، کس نے تشہیر کی اور ایک نجی چینل نے کس طرح اسے Break کیا، ان کے حقیقی عزائم اور مقاصد کیا تھے؟......اور آخر میں پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھنے والوں کے نام کہ کچھ بھی کر لو، مگر

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے ۔۔۔ یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

☆☆☆

مولانا محمد فیروز خان ثاقب ؒ کا انتقال

حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نو مارچ ۲۰۱۰ کو انتقال کر گئے، وہ دار العلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید تھے، دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد انہوں نے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں دار العلوم مدنیہ کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جو اب سیالکوٹ کے بڑے اداروں میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت مولانا فیروز خان ایک ممتاز مدرس اور متصلب عالم دین تھے، انہوں نے ۱۹۷۴ کی تحریک ختم نبوت، ۱۹۷۷ کی تحریک نظام مصطفیٰ اور ۱۹۸۷ کی شریعت بل کی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا، وہ ایک فعال، حساس اور غیور عالم دین تھے اور فتنوں کے تعاقب میں ہمیشہ سرگرم رہے، وہ ایک دبنگ مقرر تھے اور مصلحتوں سے بے نیاز ہو کر صدائے حق بلند کرتے تھے۔ علمائے ربانیین تسلسل کے ساتھ اٹھتے جا رہے ہیں، ابھی قریب میں شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ، ہنگو کے حضرت مولانا عبد اللہ ؒ، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید ؒ، حضرت مولانا عبد الغفور ندیم شہید ؒ اور حضرت مولانا محمد فیروز خان ثاقب ؒ ہم سے اٹھ گئے، ایک عالم کی وفات سے ایک دنیا اجڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ امت کو ان بزرگوں کے جانے سے پیدا ہونے والے خلا کو اپنے فضل و کرم سے پورا فرمائے۔ آمین